مہرِ نبوت
The Seal of Prophethood

Dr. Hafiz Saeed ur Rehman
Lecturer, Department of Islamic Thought, History and Culture,
Allama Iqbal Open University, Islamabad.
Email: saeed.rehman@aiou.edu.pk

ABSTRACT
Muhammad ﷺ is the last of the Prophets, so it is necessary for every person to follow the Shariah brought by Him ﷺ and to be guided by it. The success of humanity lies in recognizing the Messenger of Allah ﷺ and following Him. Many signs identify and many arguments prove the prophet hood of Muhammadﷺ. One of these is the seal that was placed between the shoulders of the Messenger of Allahﷺ . Allah Almighty filled the chest of his Messenger Muhammad ﷺ with faith, wisdom, light, and knowledge and put a seal for his protection, which is called the Seal of Prophet hood. This seal is one of the signs of Prophet Hood, the sight of which converted many people to Islam. Various words are mentioned in the books of Hadith and Seerah regarding the form and character of the Seal because every seer, to clarify the form and nature of it, likened it to something that he found very clear and correct. These words summarize that near the soft bone between the two shoulders of the Prophet ﷺ there was a raised reddish-black patch with hair on it near the left shoulder, which was equal in size to a pigeon's egg. The Holy Prophet's body had the seal by birth, but on the Opening of the Blessed Chest, the seal was applied again for renewal.
Keywords: Knowledge, Muhammadﷺ , Opening of the Blessed Chest, Protection, Seal of Prophet hood, Signs of Prophet hood

رسول اللہ ﷺ خاتم النبیین ہیں اس لیے قیامت تک آنے والے ہر انسان کے لیے رسول اللہ ﷺ کی لائی ہوئی شریعت پر عمل کرنا اور اس سے رہنمائی حاصل کرنا ضروری ہے۔ اس لیے انسان کی کامیابی اسی میں ہے کہ وہ رسول اللہ ﷺ کو پہچانے اور آپ ﷺ اتباع کرے۔ کئی ایسی علامات ہیں جو رسول اللہ ﷺ کی نبوت کی پہچان کرواتی ہیں اور کئی ایسے دلائل ہیں جو نبی کریم ﷺ کی نبوت کو ثابت کرتے ہیں۔ ان میں سے ایک علامت مہرِ نبوت بھی ہے۔

عام دستور ہے کہ خط کا لفافہ بند کرنے کے بعد اس پر مہر لگائی جاتی ہے تا کہ وہ محفوظ رہے اور اسے کھول کر اس میں کوئی کمی یا اضافہ نہ کیا جاسکے۔ اسی طرح پارسل کیے جانے والے سامان کی تھیلیوں پر بھی مہر لگائی جاتی ہے تا کہ ان میں موجود چیزوں کی حفاظت ہو۔ وصول کنندہ کو بھی یہی مہر دیکھ کر تسلی ہوتی ہے کہ چیز باحفاظت اس تک پہنچی ہے۔ الغرض ایک جگہ سے دوسری جگہ بھیجے جانے والے لفافوں پر مہر کا ہونا اس بات کی علامت سمجھی جاتی ہے کہ وصول شدہ اشیاء خورد برد سے محفوظ ہیں۔

اسی طرح، اللہ تعالی نے رسول اللہ ﷺ کا سینہ مبارک ایمان وحکمت اور نور ومعرفت سے لبریز کر کے اسے سیل بہ مہر کر دیا اور اس کے ذریعے آپ ﷺ کے قلب انور کے اندر بھرے گئے نور وایمان کو محفوظ کیا۔ مہر نبوت کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ آپ ﷺ کی نبوت کی علامات میں سے ایک علامت تھی۔ اہل کتاب کے پاس موجود کتب میں یہ علامت لکھی ہوئی تھی اور کئی اہل کتاب نے اس علامت کی بنیاد پر رسول اللہ ﷺ کو پہچانا۔ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ نے بھی آپ ﷺ کی پہچان اسی مہر سے کی تھی۔

مہر نبوت کی شکل وہیئت

مہرت نبوت کی شکل، ہیئت اور حجم کو متعین کرنے کے لیے روایات میں مختلف الفاظ استعمال ہوئے ہیں۔ ذیل میں ان روایات کو تفصیل سے نقل کیا جاتا ہے۔

1. حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے مجھے سواری پر اپنے پیچھے بٹھایا تو میں نے اپنا منہ مہر نبوت پر رکھ لیا۔ اس مہر نے اپنی خوشبو سے مجھے معطر کر دیا۔ اس رات میں نے آپ ﷺ سے 70 ایسی احادیث سنی تھیں جو میرے ساتھ کسی اور نے نہیں سنیں[1]۔ اس روایت کے مطابق مہر نبوت خوشبو افروز اور عطر انگیز تھی۔

2. ابراہیم بن حمزہ فرماتے ہیں کہ مہر نبوت چھپر کھٹ (دلہن کا چھتری دار پلنگ) کے پردے کی گھنڈی (بٹن) کی طرح تھی[2]۔

3. حضرت عبد اللہ بن سرجس فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے دونوں کندھوں کے درمیان نرم ہڈی کے پاس بائیں کندھے کے قریب مٹھی کی طرح مہر نبوت دیکھی اس پر مسوں کی طرح کے تل تھے[3]۔ اس روایت کے مطابق مہر نبوت ہیئت میں بند مٹھی کی طرح تھی، سائز بند مٹھی جتنا نہیں تھا۔ سائز میں کبوتر کے انڈے جتنی تھی۔

4. حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کی پشت مبارک میں مہر نبوت دیکھی جیسا کہ کبوتر کا انڈا ہو[4]۔

5. حضرت ابوزید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھ سے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا " اے اَبو زید ! قریب ہو کر میری کمر پہ ہاتھ پھیرو"۔میں آپ ﷺ کے قریب ہوا اور کمر مبارک پہ ہاتھ پھیرا اوراپنی انگلیاں مہر نبوت پر رکھ اسے دبایا۔کسی نے ان سے پوچھا کہ مہر نبوت کیسی تھی؟ فرمایا " کندھے کے پاس چند بالوں کا مجموعہ تھا "[5]۔

6. حضرت اَبو رمثہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں اپنے والد کے ساتھ نبی ﷺ کے پاس گیا۔میرے والدنے آپ ﷺ کے کندھوں کے درمیان غدود نما پھوڑا پھنسی کی طرح مہر نبوت دیکھی[6]۔

7. اَبو نضرہ عوفی فرماتے ہیں کہ میں نے اَبو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے آپ ﷺ کی مہر نبوت کے بارے میں پوچھا تو آپ نے فرمایا " گوشت کے ابھرے ہوئے ٹکڑے کی طرح تھی "[7]۔

8. حضرت عمرو بن اخطب اَبوزید انصاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں" میں نے آپ ﷺ کی کمر پر مہر نبوت یوں دیکھی(اشارہ کر کے بتایا) ۔وہ(مہر نبوت کو)یوں دکھارہے تھے جیسے مہر لگارہے ہوں[8]۔یعنی مہر نبوت ایسی چیز کی طرح تھی جس سے مہر لگائی جاتی ہو۔

9. امام ترمذیؒ نے ایک تفصیلی روایت نقل کی ہے جس کے مطابق جب ابو طالب تجارت کے لئے شام کی طرف گئے تو نبی اکرم ﷺ بھی ان کے ساتھ چل دیئے۔ جب یہ لوگ راہب کے پاس پہنچے تو اس نے رسول اللہ ﷺ کے بارے میں کہا کہ میں آپ ﷺ کو نبوت کی مہر سے بھی پہچانتا ہوں جو آپ کے شانے کی اوپر والی ہڈی پر سیب کی طرح ثبت ہے[9]۔

10. عیون المعارف میں ہے کہ مہر نبوت تین بالوں کا مجموعہ تھی[10]۔

11. ابن عائذ کی کتاب المولد میں ہے کہ مہر نبوت چمکتا ہوا انور تھا[11]۔

12. سیرت ابن ابی عاصم میں ہے کہ مہر نبوت کبوتر کی چونچ کے شروع میں پائے جانے والے نقطے کی طرح تھی[12]۔

اس کے علاوہ اور بھی کئی اقوال ہیں لیکن وہ پایہ ثبوت تک نہیں پہنچتے۔ بقول ابن حجرؒ جہاں تک یہ وارد ہوا ہے کہ مہر نبوت جسم پر سینگی کے اثر کی طرح تھی یا کالے یا سبز تل کی طرح تھی یا اس کے اوپر محمد رسول اللہ لکھا ہوا تھا یا سِرْ فَأَنْتَ الْمَنْصُورُ (چلیے آپ ہی کامیاب ہیں) لکھا ہوا تھا یا اس طرح کی دیگر چیزیں تھی، ان میں سے کچھ بھی ثابت نہیں۔ اگرچہ حافظ قطب الدین نے شرح السیرہ میں بالاستیعاب اس طرح کی چیزیں لکھی ہیں اور مغلطائی نے الزہر الباسم کے اندر ان کی تقلید کرتے ہوئے ثابت یا غیر ثابت بیان کیے بغیر سب کچھ لکھ دیا ہے لیکن صحیح بات وہی ہے جو میں نے ذکر کی ہے۔ ان میں سے کچھ کا صحیح ابن حبان میں پایا جانا آپ کو دھوکے میں نہ ڈال دے کیونکہ ابن حبان نے غفلت میں ان کو صحیح کہہ دیا ہے۔ واللہ اعلم[13]۔

مہر نبوت کی ہیئت و حجم کے حوالے سے مروی وایات میں تطبیق

بظاہر مہر نبوت کی ہیئت و حجم کے بارے میں مروی روایات میں اختلاف ہے مگر حقیقت میں کوئی اختلاف نہیں کیونکہ ہر ایک نے مہر نبوت کو اس شے سے تشبیہ دی جو اسے بہت واضح اور صحیح معلوم ہوئی۔ دوسرے الفاظ میں یوں کہہ سکتے ہیں کہ الفاظ بہت زیادہ ہیں مگر معنی سب کا ایک ہی ہے یعنی گوشت کا ابھرا ہوا ٹکڑا جس پر بال تھے۔ علامہ قرطبی فرماتے ہیں کہ ان سب کلمات کے معانی قریب قریب ہیں جن کا حاصل یہ ہے کہ مہر نبوت بائیں شانے کے نیچے جسم کا ابھرا ہوا سرخی مائل سیاہ ٹکڑا تھا۔ اس کے حجم کو کم کرکے بتایا جائے تو کبوتر کے انڈے جتنا اور زیادہ کرکے بتایا جائے تو بند مٹھی جتنا ہوگا[14]۔

قاضی عیاض کے ہاں مہر نبوت کا تصور

بقول امام نووی، قاضی عیاض کے ہاں مہر نبوت کا تصور جمہور علماء سے کچھ مختلف ہے۔ وہ فرماتے ہیں "وَهَذَا الْخَاتَمُ هُوَ أَثَرُ شَقِّ الْمَلَكَيْنِ بَيْنَ الْكَتِفَيْنِ"[15](یہ مہر کندھوں کے درمیان اس اثر کا نام ہے جو فرشتوں کے سینہ چاک کرنے سے پیدا ہوا)۔ اس جملے کے ظاہر سے یہ لگتا ہے کہ فرشتوں نے شانوں کے درمیان سے جسم مبارک کو چیرا تھا جبکہ روایات میں تواتر کے ساتھ سینے کو چاک کرنے کا ذکر آیا ہے۔ اسی لئے نووی نے اس قول باطل قرار دیا[16]۔

لیکن قاضی عیاض کی عبارت کی ایک مناسب توجیہ ہو سکتی ہے۔ وہ یہ کہ عبارت میں بَيْنَ الْكَتِفَيْنِ کو شَقِّ کے ساتھ بھی متعلق کیا جاسکتا ہے اور أَثَرُ کے ساتھ بھی۔ اگر شَقِّ کے ساتھ متعلق کریں تو معنی ہوگا: مہر نبوت وہ اثر ہے جو فرشتوں کی طرف سے شانوں کے درمیان کے جسم کو چاک کرنے سے پیدا ہوا اور یقیناً یہ معنی غلط ہے کیونکہ یہ بات تواتر سے ثابت ہے کہ سینہ مبارک چاک ہوا تھا شانے نہیں۔ اسی کی بنیاد پر علماء نے قاضی عیاض

کے قول کو باطل قرار دیا۔اگر بَیْنَ الْکَتِفَیْنِ کو أَثَرُ کے ساتھ متعلق کریں تو معنی ہوگا: مہر نبوت کندھوں کے درمیان اس اثر کا نام ہے جو فرشتوں کے سینہ چاک کرنے سے پیدا ہوا۔ یہ معنی درست ہو سکتا ہے اور قاضی عیاض کی مراد بھی یہی ہوگی۔ الغرض قاضی عیاض کی بات کو بالکلیہ باطل نہیں کہہ سکتے۔مزید بر آں بقول ابن حجر، مغازی ابن عائذ میں ہے کہ فرشتے کے ہاتھ میں ایک مہر تھی جس میں روشنی تھی جسے اس نے آپ ﷺ کے شانوں اور سینے کے درمیان رکھ دیا[17]۔یعنی اثرات کی حد تک سینے اور کمر دونوں کا مہر کے ساتھ تعلق ہے۔اس روایت کو سامنے رکھتے ہوئے ابن حجر نے یہ موقف اختیار کیا ہے کہ مہر نبوت آپ ﷺ کے جسد اطہر میں دو مقامات یعنی سینے اور کمر میں لگائی گئی تھی۔ تاہم زرقانی نے ابن حجر کی اس بات کو رد کرتے ہوئے کہا ہے کہ حدیث کا مطلب یہ ہے کہ مہر نبوت آپ ﷺ کے شانوں کے درمیان اس مقام پہ لگی تھی جو سینے کے بالمقابل ہے۔ گویا مقصود جگہ متعین کرنا ہے[18]۔ خلاصہ یہ ہوا کہ مہر نبوت صرف کمر پہ شانوں کے درمیان لگائی گئی تھی جبکہ سینے میں بھرے گئے ایمان وحکمت کے نور کے اثرات کمر پہ بھی تھے۔

مہر نبوت کہاں لگائی گئی تھی؟

بائیں شانے پہ بالکل گردن کی ابتداء میں جو نرم ہڈی ہے اس پر مہر نبوت لگائی گئی تھی۔ یہ جگہ دو شانوں کے مابین ہے اگرچہ بالکل درمیان میں نہیں۔ اس لئے مجازاً یہ کہہ دیا جاتا ہے کہ مہر نبوت شانوں کے درمیان تھی۔ اس کا یہ مطلب نہیں ہوتا کہ بالکل درمیان میں تھی۔ احادیث میں جہاں بھی بین (درمیان) کا لفظ آیا ہے اس کا یہی مطلب ہے۔یوں بظاہر نظر آنے والا تعارض بھی دور ہو گیا کہ بعض احادیث میں شانوں کے درمیان کی جگہ بتائی گئی ہے جبکہ بعض میں بایاں شانہ بتایا گیا ہے۔ سب روایات کا خلاصہ وہی جگہ ہے جو اوپر ذکر کی گئی ہے۔ مہر نبوت کی جگہ کے حوالے سے عبداللہ بن سرجس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے آپ ﷺ کے دونوں کندھوں کے درمیان چپنی (نرم) ہڈی کے پاس بائیں کندھے کے قریب مٹھی کی طرح مہر نبوت دیکھی اس پر مسوں کی طرح کے تل تھے[19]۔جمہور کے ہاں مہر نبوت بائیں شانے پہ لگائی گئی تھی جبکہ بیہقی نے اس کے برعکس ایک روایت نقل کی ہے کہ آپ ﷺ کے شانوں کے درمیان، دائیں کندھے کے قریب مہر نبوت تھی، اس میں زردی مائل کالا تل تھا جس کے ارد گرد بال تھے[20]۔ یہ روایت شاذ ہے اس لئے اس سے استدلال درست نہیں۔ باقی صحیح احادیث کے مقابلے میں اس کو چھوڑ دیا جائے گا۔

کیا مہر نبوت شانوں کے علاوہ کہیں اور بھی لگائی گئی تھی؟

راجح یہی ہے کہ مہر نبوت شانوں کے درمیان تھی تاہم شانوں کے علاوہ کی روایات بھی ملتی ہیں۔ اس بابت روایات میں سے بعض میں شانوں کے درمیان، بعض میں سینے اور بعض میں دل پر مہر نبوت لگانے کا تذکرہ ہے۔ ان میں سے شانوں پر مہر نبوت ہونے کے بارے میں احادیث تفصیل سے گزر چکی ہیں، باقی روایات ذیل میں ذکر کی جاتی ہیں۔

الف۔ قلب مطہر پر مہر نبوت

دل پر مہر نبوت لگانے کے حوالے سے علامہ آجری نے ایک روایت نقل کی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا میں اپنے والد ابراہیم علیہ السلام کی دعا ہوں، میرے آنے کی خوشخبری میرے بھائی عیسی بن مریم نے دی اور میری ماں نے مجھے حمل میں لیا۔ میں اپنی ماں کی پہلی اولاد ہوں۔ (سینہ چاک کرنے کے بعد) فرشتے نے دل سے خون کا کالا لوتھڑا نکال کر پھینک دیا۔ پھر اس نے اپنے ہاتھ یوں ہلائے جیسے کوئی چیز پکڑ رہا ہو، دیکھتا کیا ہوں کہ اس کے ہاتھ میں ایسے نور کی مہر ہے جو دیکھنے والوں کو ورطہ حیرت میں ڈال رہا ہے۔ اس مہر کے ذریعے اس نے میرے دل پر مہر لگائی اور پھر میرے دل کو اپنی جگہ رکھ کر نور سے بھر دیا(21)۔ اس حدیث سے معلوم ہو رہا ہے کہ مہر نبوت آپ ﷺ کے قلب مطہر پر لگائی گئی تھی۔ لیکن یہ روایت سند کے اعتبار سے ضعیف ہے۔

ب۔ سینہ مبارک پر مہر

اس حوالے سے مغازی ابن عائذ میں روایت ہے کہ فرشتے کے ہاتھ میں ایک مہر تھی جس میں روشنی تھی جسے اس نے آپ ﷺ کے شانوں اور سینے کے درمیان رکھ دیا(22)۔ اس سے معلوم ہوا کہ سینہ مبارک پر مہر لگائی گئی۔ اس حدیث کے حوالے سے زرقانی فرماتے ہیں کہ حدیث کا مطلب یہ ہے کہ مہر نبوت آپ ﷺ کے شانوں کے درمیان اس مقام پہ لگی تھی جو سینے کے بالمقابل ہے۔ گویا مقصود جگہ متعین کرنا ہے(23)۔ اس سے معلوم ہوا کہ حدیث مؤول ہے یعنی اپنے ظاہری معنی پر نہیں۔

بقول علامہ حلبی ان روایات کی تطبیق یہ ہے کہ مہر نبوت تینوں جگہوں پہ لگائی گئی۔ دل پہ اس لئے کہ جو کچھ دل میں ہے وہ محفوظ ہو جائے۔ شانوں کے درمیان اور سینے پر حفاظت میں مبالغہ کے لئے یعنی دل میں موجود نور اور حکمت وغیرہ مزید محفوظ ہو جائے کیونکہ سینہ باقی جسم سے دل کے زیادہ قریب جبکہ شانے سینے کے علاوہ باقی جسم سے دل کے زیادہ قریب ہیں(24)۔ یعنی کمال حفاظت کے لئے تین جگہوں پر مہر لگائی گئی۔

مہرِ نبوت کب لگائی گئی

آپ ﷺ کے جسم پر مہرِ نبوت پیدائشی تھی یا ولادت کے بعد لگائی گئی؟ اس میں علماء کا اختلاف ہے۔ اسی طرح اس بات میں بھی اختلاف ہے کہ اگر ولادت کے بعد لگائی گئی ہے تو کب لگائی گئی ہے؟

پہلا قول: پیدائشی طور پر آپ ﷺ کے جسمِ اطہر پر مہرِ نبوت تھی

علامہ بیہقی نے اس حوالے سے ایک تفصیلی روایت نقل کی ہے جس میں ہے کہ مکہ میں ایک یہودی رہتا تھا جس نے رسول اللہ ﷺ کی پیدائش کے بعد آپ ﷺ کی کمر مبارک پر تل دیکھا تو فوراً بیہوش ہو کر گر پڑا۔ جب ہوش آیا تو لوگوں نے پوچھا کہ کیا ہوا؟ اس نے کہا بخدا اسرائیل کے خاندان سے نبوت رخصت ہو گئی۔ اے قریش! تم اس سے خوش ہو؟ سنو! بخدا وہ تم پر ایسا حملہ کرے گا کہ اس کی خبر مشرق و مغرب تک پھیل جائے گی[25]۔ ابن رجب حنبلی یہ روایت نقل کرنے کے بعد فرماتے ہیں کہ یہ حدیث دلالت کرتی ہے کہ آپ ﷺ جب پیدا ہوئے تو شانوں کے درمیان مہرِ نبوت تھی[26]۔ اسی طرح حاکم نے ایک روایت نقل کی ہے کہ اللہ نے کوئی نبی نہیں بھیجا مگر اس کے دائیں ہاتھ میں نبوت کی کوئی نہ کوئی علامت تھی سوائے ہمارے نبی محمد ﷺ کے کیونکہ آپ ﷺ کی نبوت کی علامت دو شانوں کے درمیان تھی[27]۔ اس سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ آپ ﷺ کے شانوں پر پیدائشی مہرِ نبوت تھی۔ ابن سید الناس نے بھی صیغہ تمریض کے ساتھ کہا ہے کہ آپ ﷺ جب پیدا ہوئے تو جسم مبارک پر مہرِ نبوت تھی[28]۔ ابن حجر اس قول پر جرح کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ مہرِ نبوت کے حوالے سے وارد احادیث کا مقتضی یہ ہے کہ آپ ﷺ کی ولادت کے وقت مہرِ نبوت موجود نہیں تھی[29]۔

دوسرا قول: ولادت کے وقت مہرِ نبوت لگائی گئی

بعض علماء سیر اس بات کے قائل ہیں کہ ولادت کے وقت آپ ﷺ کے جسمِ اطہر پر مہر لگائی گئی تھی۔ علامہ عینی نے اس حوالے سے ایک روایت نقل کی ہے کہ حضرت آمنہ فرماتی ہیں کہ آپ ﷺ جب پیدا ہوئے تو فرشتے نے آپ ﷺ کو اس پانی میں جو وہ اپنے ساتھ لایا تھا، تین غوطے دیے۔ پھر سفید ریشم کے کپڑے کی ایک تھیلی نکالی جس میں مہر تھی، فرشتے نے وہ مہر آپ ﷺ کے شانے پر لگائی، وہ مہر انڈے کی طرح شفاف اور زہرہ سیارے کی طرح چمکدار تھی[30]۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ولادت کے وقت آپ ﷺ کے شانے پر مہرِ نبوت لگائی گئی تھی۔ علامہ قسطلانی یہ حدیث نقل کرنے کے بعد فرماتے ہیں کہ یہ حدیث بالکل واضح دلالت کرتی ہے کہ پیدائش کے بعد آپ ﷺ پہ مہرِ نبوت لگائی گئی[31]۔ علامہ زرقانی فرماتے ہیں کہ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مہرِ نبوت ولادت کے فوراً بعد لگائی گئی لیکن یہ حدیث منکر ہے[32]۔ اس لئے اس کا اعتبار نہیں کیا جائے گا۔

تیسرا قول: شق صدر کے مواقع پہ مہر نبوت لگائی گئی

جمہور علماء سیر و محدثین کے نزدیک آپ ﷺ کے جسم اطہر پر مہر نبوت ولادت کے بعد شق صدر کے موقع پر لگائی گئی البتہ اس میں اختلاف ہے کہ شق صدر کے کس موقع پر مہر لگائی گئی یعنی حلیمہ سعدیہ کے ہاں یا بعثت کے وقت یا معراج کے وقت۔ بقول علامہ زرقانی ان روایات میں تطبیق کی صورت یہ ہے کہ آپ ﷺ کے جسم اطہر پر تین بار مہر نبوت لگائی گئی۔ پہلی مرتبہ بنی سعد میں حلیمہ سعدیہ کے ہاں، دوسری مرتبہ بعثت کے وقت اور تیسری بار اسراء کی رات۔ ان روایات میں مذکورہ تطبیق دینے میں کوئی حرج نہیں کیونکہ اس صورت میں ساری احادیث پہ عمل ہو جاتا ہے مزید بر آں کچھ احادیث پہ عمل کرنے اور کچھ کو چھوڑنے کا کوئی داعیہ اور سبب بھی نہیں ہے کیونکہ تمام احادیث صحیح ہیں[33] ذیل میں ان تینوں مواقع پر مہر نبوت کے حوالے سے وارد احادیث کو ذکر کیا جاتا ہے۔

الف۔ حضرت حلیمہ سعدیہ کے ہاں

امام احمد بن حنبل نے ایک تفصیلی روایت نقل کی ہے جس کے مطابق رسول اللہ ﷺ نے بنو سعد میں پیش آنے والے شق صدر کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا کہ جبریل علیہ السلام نے میرے شانوں پر نبوۃ کی مہر لگائی تھی[34]۔

ب۔ بعثت کے وقت

علامہ اصبہانی نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے غار حراء میں عبادت اور اس دوران بعثت کے حوالے سے ایک طویل روایت نقل کی ہے جس میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: پھر جبریل علیہ السلام نے میری کمر پر مہر لگائی یہاں تک اس مہر کا اثر میں نے اپنے دل میں محسوس کیا[35]۔

ج۔ معراج کے موقع پر

سیرت حلبیہ میں واقعہ معراج کے حوالے سے ایک تفصیلی روایت ہے جس میں ہے کہ: پھر جبریل علیہ السلام نے آپ ﷺ کے شانوں کے درمیان مہر نبوت لگائی۔ اس کے بعد براق لائی گئی ---[36]۔ یہ روایت مقطوع ہے۔ سیرت و حدیث کی کتابوں میں جہاں بھی وارد ہوئی ہے بغیر سند کے ہے۔ لیکن علامہ زرقانی نے اس حدیث کو اشارۃً صحیح کہا ہے۔

ان روایات میں تطبیق اس طرح ہے کہ آپ ﷺ کے جسم اطہر پر پیدائشی طور پر مہر نبوت تھی۔ شق صدر کے بعد سابقہ مہر کی تجدید اور اعادے کے لئے دوبارہ مہر نبوت لگائی گئی۔ یعنی شق صدر کے تینوں مواقع میں پیدائشی مہر نبوت کی تجدید کی گئی۔

مہر نبوت لگانے کی حکمت

بقول علامہ سہیلی مہر نبوت لگانے کی حکمت یہ ہے کہ اس کے ذریعے آپ ﷺ کے قلب انور کے اندر بھرے گئے نور و ایمان کو محفوظ کیا گیا، جس طرح موتیوں سے بھری ہوئی تھیلی پر حفاظت کی غرض سے مہر لگائی جاتی ہے۔ انسان کے بائیں کندھے کی نرم ہڈی جو کہ گردن کے بالکل شروع میں ہوتی ہے، شیطان کے وسوسے ڈالنے کی جگہ ہوتی ہے اس لئے آپ ﷺ کے اس مقام پہ مہر لگادی گئی کیونکہ آپ ﷺ شیطان کے وسوسے سے محفوظ اور معصوم ہیں۔ انسان کے اندر شیطان کے رہنے کی جگہ یہی ہے۔ میمون بن مہران نے عمر بن عبد العزیز سے روایت کی ہے کہ ایک آدمی نے اللہ سے دعا کی کہ اللہ اسے اس کے جسم میں شیطان کے رہنے کی جگہ دکھادے۔ اسے ایک شفاف جسم دکھایا گیا جس کا اندر باہر سے نظر آرہا تھا، شیطان مینڈک کی شکل میں اس جسم کے بائیں کندھے کے پاس چپنی ہڈی کے مقام پر دل کے بالمقابل یعنی بالکل سامنے تھا۔ مچھر کی طرح اس کی سونڈ تھی جسے وہ دل کے اندر ڈال کر وسوسے پیدا کر رہا تھا لیکن جب بندہ اللہ کا ذکر کرتا تو وہ غائب ہو جاتا[37].

کیا وفات کے وقت مہر نبوت غائب ہو گئی تھی؟

علماء سیر نے اس مسئلے پہ بھی بحث کی ہے۔ بعض کا کہنا ہے کہ بوقت وفات آپ ﷺ کے جسم اطہر سے مہر نبوت غائب ہو گئی تھی۔ واقدی نے اپنے شیوخ سے نقل کیا ہے کہ جب آپ ﷺ کی وفات کے بارے میں شک ہو گیا کہ بعض نے کہا فوت ہو گئے اور بعض نے کہا نہیں، تو اس وقت اسماء بنت عمیس نے اپنا ہاتھ آپ ﷺ کے شانوں کے درمیان رکھا اور بولیں کہ آپ ﷺ وفات پا گئے ہیں کیونکہ آپ ﷺ کے کندھوں سے مہر نبوت کو اٹھا لیا گیا ہے۔ یوں آپ ﷺ کی وفات کے بارے میں معلوم ہوا[38]۔ اس حدیث کی سند ضعیف ہے۔ ابن رجب فرماتے ہیں "إسناد هذا الخبر ضعيف [39]۔ ابن کثیر فرماتے ہیں کہ یہ حدیث ضعیف ہے کیونکہ علامہ واقدی کے وہ شیوخ جن سے یہ روایت ہے ان کے نام نہیں بتائے گئے، مزید یہ کہ ہر حال میں منقطع ہے اور صحیح احادیث کے مخالف ہے۔[40]۔

خلاصہ یہ ہے کہ اللہ تعالی نے رسول اللہ ﷺ کا سینہ مبارک ایمان و حکمت اور نور و معرفت سے لبریز کر کے اس کی حفاظت کے لیے رسول اللہ ﷺ پر مہر لگائی جسے مہر نبوت کہتے ہیں۔ یہ مہر رسول اللہ

ﷺ کی علامات نبوت میں سے ایک علامت ہے۔ کتب حدیث و سیرت میں مہر نبوت کی بابت وارد روایات کے الفاظ کا حاصل اور خلاصہ یہ ہے کہ مہر نبوت رسول اللہ ﷺ کے بائیں شانے پہ بالکل گردن کی ابتداء میں جو نرم ہڈی ہے اس پر جسم کا ابھرا ہوا سرخی مائل سیاہ ٹکڑا تھا جس پر بال تھے۔ اس کا حجم کبوتر کے انڈے جتنا تھا۔ آپ ﷺ کے جسم اطہر پر پیدائشی طور پر مہر نبوت تھی تاہم شق صدر کے مواقع پر تجدید اور اعادے کے لئے دوبارہ مہر نبوت لگائی گئی۔

حواشی

(1) ابن عساکر علی بن حسن، ابوالقاسم (المتوفی 571ھ)، تاریخ دمشق (دار الفکر للنشر والتوزیع)، ج11 ص230۔

(2) بخاری، محمد بن اسماعیل الجعفی البخاری، ابو عبد اللہ، صحیح بخاری (دار طوق النجاۃ، 1422ھ)، رقم الحدیث: 3541، ج4 ص186-187۔

(3) مسلم بن الحجاج النیسابوری القشیری، ابو الحسن (المتوفی 261ھ)، صحیح مسلم (بیروت دار احیاء التراث العربی)، رقم الحدیث: 2346، ج4 ص1823۔

(4) مسلم، صحیح مسلم کتاب الْفَضَائِلِ, بَابُ اِثْبَاتِ خَاتَمِ النُّبُوَّةِ، رقم الحدیث: 2344، ج4 ص1823۔

(5) حاکم، محمد بن عبد اللہ بن محمد بن حمدویہ، أبو عبد اللہ (المتوفی 405ھ)، المستدرک علی الصحیحین (بیروت دار الکتب العلمیۃ، 1411ھ)، رقم الحدیث: 4198، ج2 ص663۔

(6) احمد بن حسین بن علی بیہقی، خراسانی، أبو بکر (المتوفی 458ھ)، دلائل النبوۃ ومعرفۃ أحوال صاحب الشریعۃ (بیروت دار الکتب العلمیۃ، 1405ھ)، ج1 ص265۔

(7) محمد بن عیسی بن سَوْرۃ بن موسی الترمذی، ابو عیسیٰ (المتوفی 279ھ)، الشمائل المحمدیۃ (بیروت: دار احیاء التراث العربي)، رقم الحدیث: 21، ص32۔

(8) سلیمان ابن احمد بن ایوب بن مطیر الطبرانی اللخمی، ابو القاسم (المتوفی 360ھ)، المعجم الکبیر (القاہرہ: مکتبہ ابن تیمیہ)، رقم الحدیث: 48، ج17 ص28۔

(9) محمد بن عیسی بن سَوْرۃ بن موسی الترمذی، ابو عیسیٰ (المتوفی 279ھ)، السنن (مصر: شرکۃ مکتبۃ ومطبعۃ مصطفی البابي الحلبي، 1395ھ)، بَابُ مَا جَاءَ فِي بَدْءِ نُبُوَّةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، رقم الحدیث: 3620، ج5 ص590۔

(10) محمد بن سلامۃ بن جعفر القضاعی الشافعی، ابو عبد اللہ (المتوفی 454ھ)، عیون المعارف وفنون اخبار الخلائف (مکہ: جامعہ ام القری، ۱۴۱۵ھ)، ص187۔

(11)مغلطاي بن قليج بن عبد الله الحنفي علاء الدين، ابو عبد الله (المتوفى 762ھ)، الاشارة الی سیرۃ المصطفی (دمشق: دار القلم، بیروت :الدار الشامیہ، الاولیٰ، 1416ھ)، ص71۔

(12)ایضا، محولہ بالا

(13)احمد بن علی بن حجر العسقلانی الشافعی، ابو الفضل (المتوفی 852ھ)، فتح الباري شرح صحیح البخاري (بیروت: دار المعرفة،1379ھ)، ج6ص563۔

(14)محمد بن احمد بن ابي بکر بن فرح القرطبی الانصاري، ابوعبدالله (المتوفی: 671ھ)، المفهم لما اشکل من تلخیص کتاب مسلم (دمشق، بیروت: دار ابن کثیر، دار الکلم الطیب، ط اولی، 1417ھ)، ج6ص136۔

(15)ابو زکریا محیي الدین یحیی بن شرف النووی (المتوفی 676ھ)، المنهاج شرح صحیح مسلم بن الحجاج (بیروت: دار احیاء التراث العربی، ط الثانیہ، 1392ھ)، ج15ص99۔

(16)ایضا، محولہ بالا

(17) ابن حجر، فتح الباری، ج6ص562۔

(18)محمد بن عبد الباقي بن یوسف المالکي الزرقاني، أبو عبد الله (المتوفی 1122ھ)، شرح الزرقاني علي المواهب اللدنیة بالمنح المحمدیة (بیروت :دار الکتب العلمیة، 1996ء)، ج1ص302۔

(19) مسلم، صحیح مسلم، رقم الحدیث: 2346، ج4ص1823۔

(20) بیہقی، دلائل النبوۃ، ج1ص304۔

(21)ابو بکر محمد بن الحسین بن عبد الله الآجری البغدادي (المتوفی 360ھ)، الشریعة (الریاض: دار الوطن، 1420ھ)، ج3ص1422۔

(22)ابن حجر، فتح الباری، ج6ص562۔

(23)زرقانی، شرح الزرقانی علی المواہب اللدنیہ، ج1ص302۔

(24)علي بن إبراهيم بن احمد الحلبی، ابو الفرج (المتوفی 1044ھ)، انسان العیون فی سیرۃ الامین المامون= السیرۃ الحلبیہ (بیروت :دار الکتب العلمیة، 1427ھ)، ج1ص143۔

(25)بیہقی، دلائل النبوۃ، ج1ص108۔

(26)زین الدین عبد الرحمن بن احمد بن رجب بن الحسن، السلامی، الحنبلي (المتوفی: 795ھ)، لطائف المعارف فیما لمواسم العام من الوظائف (دار ابن حزم للطبعة والنشر، الاولی، 1424ھ)، ص92۔

(27) حاکم، المستدرک علی الصحیحین، رقم الحدیث: 4105، ج2ص631۔

[28] ابن سید الناس محمد بن محمد بن محمد الیعمری،ابو الفتح (المتوفی 734ھ)، عیون الاثر(بیروت،دمشق :دار ابن کثیر)، ج2ص397۔

[29] ابن حجر، فتح الباری، ج6ص562۔

[30] محمود بن احمد بن موسی بن احمد بن حسین العینی الغیتابی الحنفی، بدر الدین (المتوفی: 855ھ)، عمدة القاري شرح صحيح البخاري (بیروت: دار احیاء التراث العربي)،ج3ص78۔

[31] احمد بن محمد بن ابی بکر بن عبد الملک القتيبي القطلاني، ابو العباس (المتوفی: 923ھ)، ارشاد الساري لشرح صحيح البخاري(مصر: المطبعة الکبری الامیریة،السابعة، 1323 ھ)،ج1ص271۔

[32] زر قانی، شرح الزر قانی علی المواہب اللدنیہ،ج1ص306۔

[33] زر قانی، شرح الزر قانی علی المواہب اللدنیہ،ج1ص302۔

[34] احمد بن محمد بن حنبل بن هلال بن أسد الشيباني ، أبو عبد الله (المتوفی 241ھ)، المسند (بيروت: مؤسسة الرسالة، 1421 ھ)،رقم الحدیث:17648،ج29،ص195-196۔

[35] احمد بن عبد اللہ بن احمد بن اسحاق اصبہانی، ابو نعیم (المتوفی 430ھ)،لائل النبوة(بیروت: دار النفائس ، 1406 ھ)، رقم الحدیث:163،ص215-216۔

[36] حلبی، سیرت حلبیہ،ج3ص80۔

[37] عبد الرحمن بن عبد اللہ بن احمد بن ابی الحسن السہیلی الخثعمی،ابو القاسم (المتوفی 581ھ) ، الروض الانف(بیروت : دار احیاء التراث العربی ،1412 ھ)،ج2ص178۔

[38] بیہقی، دلائل النبوة،ج7ص219۔

[39] ابن رجب حنبلی، لطائف المعارف فیما لمواسم العام من الوظائف، ص92۔

[40] اسماعیل بن عمر بن کثیر القرشي ،ابو الفداء (المتوفی 774ھ)، البدایة والنھایة (دار هجر للطباعة والنشر والتوزيع والإعلان ، 1424ھ)،ج8ص78۔

مصادر ومراجع

احمد بن محمد بن حنبل بن هلال بن أسد الشيباني ، أبو عبد الله (المتوفی 241ھ)۔المسند۔بیروت:مؤسسة الرسالة، 1421 ھ۔

آجری ، ابو بکر محمد بن الحسین بن عبد اللہ البغدادي (المتوفی 360ھ)۔الشریعۃ۔الریاض : دار الوطن ، 1420 ھ۔

اصبہانی،احمد بن عبد اللہ بن احمد بن اسحاق،ابونعیم(المتوفی 430ھ)،لائل النبوۃ(بیروت: دار النفائس ، 1406 ھ)،رقم الحدیث:163،ص215-216۔

بخاری ، محمد بن اسماعیل الجعفی البخاری، ابو عبد اللہ ۔ صحیح بخاری۔دار طوق النجاۃ ، 1422ھ۔

بیہقی ، احمد بن حسین بن علی ، خراسانی ، أبو بکر (المتوفی 458 ھ)۔دلائل النبوۃ ومعرفۃ أحوال صاحب الشریعۃ۔بیروت دارالکتب العلمیۃ ،1405 ھ۔

ترمذی، محمد بن عیسی بن سَورۃ بن موسی ، ابو عیسیٰ(المتوفی 279ھ)۔ الشمائل المحمدیۃ۔بیروت:دار احیاء التراث العربي۔

ترمذی، محمد بن عیسی بن سَورۃ بن موسی ، ابو عیسیٰ(المتوفی 279ھ)۔السنن۔مصر:شرکۃمکتبۃ ومطبعۃ مصطفی البابي الحلبي،1395ھ۔

حاکم ، محمد بن عبد اللہ بن محمد بن حمدویہ ، أبو عبد اللہ (المتوفی 405 ھ)۔المستدرک علی الصحیحین۔ بیروت دار الکتب العلمیۃ ،1411ھ۔

ابن حجر،احمد بن علی العسقلانی الشافعی،ابوالفضل (المتوفی 852ھ)۔ فتح الباري شرح صحيح البخاري ۔بیروت: دار المعرفۃ،1379ھ۔

حلبی، علي بن ابراھیم بن احمد ،ابو الفرج (المتوفی 1044ھ)۔انسان العیون فی سیرۃ الامین المامون= السیرۃ الحلبیہ۔بیروت :دار الکتب العلمیۃ, 1427ھ۔

ابن رجب حنبلی،زین الدین عبدالرحمن بن احمد بن رجب(المتوفی:795ھ)۔لطائف المعارف فیما لمواسم العام من الوظائف۔دار ابن حزم للطبتعۃ والنشر،الاولی،1424ھ۔

زرقانی ، محمد بن عبد الباقي بن یوسف المالکي ،أبو عبد اللہ (المتوفی 1122ھ)۔ شرح الزرقاني علي المواھب اللدنیۃ بالمنح المحمدیۃ۔بیروت :دار الکتب العلمیۃ ،1996ء۔

سہیلی،عبد الرحمن بن عبد اللہ بن احمد بن ابی الحسن،ابو القاسم (المتوفی 581ھ)۔الروض الانف۔بیروت :دار احیاء التراث العربی ،1412ھ۔

ابن سید الناس ، محمد بن محمد بن محمد الیعمری،ابو الفتح (المتوفی 734ھ)۔عیون الاثر۔بیروت،دمشق :دار ابن کثیر۔

طبرانی، سلیمان ابن احمد بن ایوب بن مطیر اللخمی، ابو القاسم (المتوفی 360ھ)۔ المعجم الکبیر۔القاہرہ: مکتبہ ابن تیمیہ۔

ابن عساکر، علی بن حسن،ابوالقاسم (المتوفی 571ھ)۔تاریخ دمشق۔دار الفکر للنشر والتوزیع۔

عینی، محمود بن احمد بن موسی بن احمد بن حسین الغیتابی الحنفی، بدر الدین (المتوفی:855ھ)۔عمدة القاري شرح صحيح البخاري۔بیروت:دار احیاء التراث العربي۔

قرطبی، محمد بن احمد بن ابي بكر بن فرح الانصاري، ابو عبد الله (المتوفی:671ھ)۔ المفهم لما اشكل من تلخيص كتاب مسلم۔دمشق،بیروت:دار ابن کثیر،دار الکلم الطیب،ط اولی،1417ھ۔

قسطلانی، احمد بن محمد بن ابی بکر بن عبد الملک القتيبي ، ابو العباس (المتوفی: 923ھ)۔ ارشاد الساري لشرح صحيح البخاري۔مصر:المطبعة الكبرى الاميرية،السابعة،1323 ھ ۔

قضاعی، احمد بن سلامة بن جعفر الشافعی، ابو عبد اللہ (المتوفی 454ھ)۔ عیون المعارف وفنون اخبار الخلائف۔مکہ: جامعہ ام القری،۱۴۱۵ھ۔

ابن کثیر، اسماعیل بن عمر بن کثیر القرشي ،ابو الفداء (المتوفی 774ھ)۔البداية والنهاية ۔دار هجر للطباعة والنشر والتوزيع والإعلان ، 1424ھ۔

مسلم بن الحجاج النیسابوری القشیری،ابو الحسن(المتوفی 261ھ)۔ صحیح مسلم۔ بیروت دار احیاء التراث العربی۔

مغلطاي بن قليج بن عبد الله الحنفي علاء الدين، ابو عبد اللہ (المتوفی 762ھ)۔الاشارة الی سیرة المصطفی۔دمشق: دار القلم ، الاولی، 1416ھ۔

نووی،ابو زکریا محيي الدين يحيى بن شرف(المتوفی 676ھ)۔المنهاج شرح صحيح مسلم بن الحجاج ۔بیروت: دار احیاء التراث العربی ، ط الثانیہ ، 1392ھ۔